احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

خطبہ نمبر 28

منگل 10 جولائی 2007ء

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 10 جولائی 2007ء 24 جمادی الثانی 1428 ہجری 10 وفا 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 154

صحابہؓ کی موعودہ صفات

حضرت ابوالدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تیرے بعد ایک ایسی امت پیدا کروں گا کہ اگر انہیں پسندیدہ چیز پہنچے گی تو وہ حمد و شکر کریں گے اور اگر کوئی ناپسندیدہ امر پہنچے گا تو وہ احتساب اور صبر سے کام لیں گے اور اس وقت کوئی حلم اور علم نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا تو پھر ان میں یہ دونوں صفات کیسے آجائیں گی فرمایا میں انہیں اپنے حلم اور علم سے عطا کروں گا۔

(مسند احمد حدیث نمبر:26265)

خداتعالیٰ کی صفت المومن کے معانی اور پُر معارف تشریح

دنیا کا امن اس ہستی کے ساتھ وابستہ ہے جو امن دینے والی ذات ہے

چاہئے کہ ہر احمدی کی ذات اور معاشرے میں خدا تعالیٰ کی صفت مومن کا حقیقی پرتو نظر آئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جولائی 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 جولائی 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے آغاز میں حضور انور نے سورۃ الحشر کی آیت نمبر 24 تلاوت کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک نام مومن ہے پس ہر شخص کا انفرادی امن بھی، معاشرے اور دنیا کا امن بھی اس ذات کے ساتھ وابستہ رہنے سے ہے جو امن دینے والی ذات ہے۔ پس اس نام سے فیض بھی وہی پائے گا جو اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہوگا۔ یہ امن اسی کو مل سکتا ہے جس کا ایمان کامل ہو پس آنحضرتؐ پر ایمان لانا بھی اصل میں ایک مومن کو کامل الایمان بناتا ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنے ایمان میں ترقی کرتے ہوئے اس اہم بات کو ہمیشہ اپنے پلے باندھے رکھنا چاہئے کہ صرف منہ سے مان لینا کافی نہیں ہوگا بلکہ ایمان میں بڑھنا اللہ تعالیٰ کی صفت مومن سے حقیقی رنگ میں فیض یاب کرنے والا بنائے گا۔ چاہئے کہ ہر احمدی کی ذات اور اپنے معاشرے میں اللہ تعالیٰ کی صفت مومن کا حقیقی پرتو نظر آئے۔

حضور انور نے مختلف مفسرین اور لغات کے حوالے سے خدا تعالیٰ کی صفت المومن کے معانی اور تفسیر بیان کی۔ فرمایا کہ المومن کا ایک معنی یہ ہے کہ مومن وہ ہستی ہے جس نے اپنی مخلوق کو اس بات سے امن عطا کیا کہ ان پر ظلم کرے پھر فرمایا کہ مومن وہ ذات ہے جس نے اپنے اولیاء کو اپنے عذاب سے امن بخشا ہے۔ عربوں کے نزدیک المومن کا معنی المصدق ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ اللہ کی صفت المومن کے معنی ہیں جو اپنے بندوں سے کئے ہوئے وعدے سچ کر کے دکھائے۔ امام راغب لکھتے ہیں کہ المومن کے اصل معنی طمانیت نفس حاصل ہونا اور خوف کا زائل ہونا ہیں۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق امن پانے والا اور اس لحاظ سے (-) کان اٰمنا کا معنی ہوگا کہ جو شخص حرم میں داخل ہو جائے نہ اس سے قصاص لیا جائے اور نہ اس کے اندر قتل کیا جائے۔ سوائے اس کے کہ وہ حرم کی حدود سے باہر آجائے۔ یہی مضمون ان آیات میں ہے کہ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ایک امن والا حرم بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس امن والے گھر کی حفاظت بھی خدا تعالیٰ نے ہمیشہ خود فرمائی ہے۔ دنیا کو یہ بتا دیا کہ یہ امن والا گھر میرا گھر ہے اس کو دنیا کے امن کے نشان کے طور پر میں نے بنایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ مقام دوسروں کو امن دینے والا ہوگا اور چونکہ حقیقی امن اطمینان قلب سے حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے اٰمنا کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ اطمینان قلب بخشنے والا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ یعنی کامل پیروی کرو تا نجات پاؤ۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ امن دو معنوں میں آتا ہے ایک معنی یہ ہے کہ کسی کے لئے امن مہیا کرنا اور اس معنی میں اللہ تعالیٰ کو مومن کہا جاتا ہے اور امن کے دوسرے معنی ہیں خود امن میں آ گیا، اسے طمانیت نصیب ہوگئی۔ ایمان کا لفظ کبھی اس شریعت کے لئے استعمال ہوتا ہے جو حضرت محمد ﷺ لے کر آئے۔ اس لحاظ سے مومن ہر اس شخص کو کہا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی ہستی اور حضرت محمد ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کا اقرار کرتے ہوئے اس کے دائرے میں داخل ہوتا ہے اور کبھی ایمان کا لفظ بطور مدح کے طور پر استعمال ہوتا ہے تب ایمان سے مراد ہوتا ہے کہ اپنے نفس کو اس طرح حق کا مطیع بنا دیا کہ حق کی تصدیق کرتا ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود مومن کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خدا امن بخشنے والا ہے اور اپنے کمالات اور توحید پر دلائل قائم کرنے والا ہے۔ پس یہ ہے امن بخشنے والا خدا جس پر ایمان کی مضبوطی اسے ہر مخالف کے مقابل پر جرأت دکھاتی ہے۔ روح المعانی میں مومن کے لفظ کی وضاحت میں لکھا ہے کہ المومن کا معنیٰ ہے وہ جو اپنے بندوں کو سب سے بڑی گھبراہٹ یعنی قیامت کے دن سے امن بخشنے والا ہے۔ بعض نے المومن کا معنیٰ کیا ہے، وہ جو کہ زوال کے عیب سے خود امن میں ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کو کسی قسم کا زوال آنا محال ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایمان دیکھنا ہے تو آج احمدیوں میں دیکھیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں طمانیت قلب عطا فرمائی اور اپنے وعدے کے مطابق ان کو ہمیشہ خوف سے امن کی حالت میں بدلنے والے نظارے دکھائے اور دکھاتا چلا جاتا ہے اور اس بات نے ان کے ایمانوں کو مزید مضبوطی بخشی کہ جب خدا نے یہاں وعدے پورے کئے ہیں، اگلے جہان میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ اپنے وعدے پورے کرے گا۔ پس احمدی کو ہمیشہ اپنے ایمانوں پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے ہمیشہ اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی اس تعلیم پر مکمل طور پر عمل کرنے والا ہو۔ آمین

جلد وصیتیں کریں

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔
’’پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف......اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔‘‘
(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وقف عارضی میں شمولیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث وقف عارضی میں شمولیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔
’’ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔‘‘ (روزنامہ الفضل 27راگست 1969ء)

یتامیٰ کا حق

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔
’’اپنے ملکوں میں یتامیٰ کو سنبھالیں، مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ جماعت میں مالی لحاظ سے مضبوط حضرات اس نیک کام میں حصہ لیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے سنبھالنے میں جو اخراجات ہوں گے ان میں کوئی کمی نہیں آئے گی ...... اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم یتامیٰ کا جو حق ہے اس کو ادا کرسکیں‘‘
(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 65
(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

آئی سپیشلسٹ کی آمد

مکرمہ ڈاکٹر عاصمہ باجوہ صاحبہ آئی سپیشلسٹ مورخہ 15 جولائی 2007ء کو آئی پروسیجر روم فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گی۔ ضرورت مند احباب و خواتین استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔
(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تحریک احمدیت میں قیام صلوٰۃ کا انقلاب آفریں نظام

سیدنا و امامنا و مرشدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے منصب خلافت پر سرفراز ہونے کے چند ماہ بعد 19 نومبر 1982ء کو نمازوں کی اہمیت و عظمت پر ایک نہایت درجہ حقیقت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس کا ایک روح پرور اقتباس ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کے (-) میں ہم نے یہ چیز دیکھی کہ وہ اپنے اہل و عیال کو نمازوں کے متعلق تلقین کیا کرتے تھے۔ اور کبھی کسی حالت میں بھی ایسا نہیں ہوا کہ انہوں نے نماز کی تلقین کرنی چھوڑ دی ہو۔ میرے سامنے بہت سی مثالیں ہیں کہ جو اپنے بچوں کو نماز کے لئے اپنے ساتھ لے جاتے تھے وہ باقاعدگی کے ساتھ ایسا کرتے اور کبھی بھی اس طرف سے غافل نہیں ہوئے۔ نماز پڑھنے والوں کے بھی اور نماز پڑھانے والوں کے بھی بڑے بڑے پیارے نظارے نظر آیا کرتے تھے۔ چنانچہ جن ماں باپ نے اس نصیحت پر عمل کیا اور اپنے گھروں میں نمازوں کی تلقین کو دوام کے ساتھ اختیار کیا، یوں لگتا تھا کہ وہ گھر نمازیوں کی فیکٹریاں بن گئے ہیں اور ان کی نسلوں میں آج بھی بکثرت نمازی نظر آتے ہیں جو دوسرے خاندانوں کی نسبت زیادہ نماز پڑھنے والے ہیں۔ چنانچہ وہ......جنہوں نے اس عادت میں نمایاں امتیاز حاصل کیا ان کی اولاد درنسلاً بعد نسلٍ نمازی بنتی چلی گئی۔

لیکن بعض دفعہ ایسا ہوا کہ...... کے اندر تو خدا تعالیٰ نے نماز کی حفاظت کا جذبہ پیدا کیا تھا مگر بیویاں عمل کے لحاظ سے کمزور تھیں۔ یا جس جگہ بچوں کی شادیاں ہوئیں وہاں کے بے نمازیوں کے خون ان سے مل گئے اور وہ پانی گدلا ہوگیا۔ تو ایسی مثالیں بھی ملتی ہیں کہ باقاعدگی سے نماز پڑھنے والے خاندانوں میں بے نماز شامل ہوگئے اور انہوں نے رفتہ رفتہ اس سارے پانی کو گدلا کرنا شروع کر دیا۔ لیکن جہاں ان کی شادیاں نمازیوں میں ہوئیں وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایسی نسل ملی ہے جو نماز پر ہمیشہ قائم رہتی ہے...... اسی طرح بعض گھروں میں بے نمازوں کی فیکٹریاں ملتی ہیں۔ یعنی جو بھی وہاں پیدا ہوتا ہے۔ بے نمازی ثابت ہوتا ہے۔

تو سوال یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ یا دیگر تنظیمیں ان لوگوں کو کس طرح سنبھالیں؟ جب میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ قرآن کریم پہلی ذمہ داری بیرونی تنظیموں پر نہیں ڈالتا۔ بلکہ پہلی ذمہ داری گھروں پر ڈالتا ہے اور یہ ایک بڑا ہی گہرا اور پرحکمت نکتہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر گھر اپنے بچوں کی نماز کی حفاظت نہیں کریں گے تو بیرونی دنیا لاکھ کوشش کرلے وہ اس قسم کے نمازی پیدا نہیں کرسکتی جو گھر کی تربیت کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ پس میں تمام گھروں کو یہ تلقین کرتا ہوں کہ وہ بڑی ہمت اور جدوجہد کے ساتھ نمازی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور ہمارے ماضی میں جو نیک مثالیں ستاروں کی طرح چمک رہی ہیں ان کی پیروی کریں۔

بہت سی مثالوں میں سے میں ایک مثال اپنے چھوٹے پھوپھا جان حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کی دیتا ہوں۔ ان کو نماز سے، بلکہ نماز باجماعت سے ایسا عشق تھا کہ لوگ بعض دفعہ بیماری کے عذر کی وجہ سے (-) نہ جانے کے بہانے ڈھونڈتے ہیں، لیکن وہ بیماری کے باوجود (-) جانے کے بہانے ڈھونڈا کرتے تھے۔ دل کے مریض تھے اور ڈاکٹر نے بشدت منع کیا ہوا تھا کہ حرکت نہیں کرنی۔ لیکن اس کے باوجود آپ ایک Wheel Chair میں بیٹھ کر (پہیوں والی وہ کرسی جس پر بیٹھ کر مریض خود اپنے ہاتھوں سے اس کے پہیے گھماتا ہے) رتن باغ لاہور میں جہاں نمازیں ہوتی تھیں، (اس وقت (-) رتن باغ کے صحن میں نمازیں ہوا کرتی تھیں) باقاعدگی کے ساتھ وہاں پہنچا کرتے تھے۔ جب (-) گھر سے دور ہوگئی تو اپنے گھر کو (-) بنالیا اور اردگرد کے لوگوں کو دعوت دی کہ تم پانچوں وقت نماز کے لئے میرے گھر آیا کرو۔ اور (-) کے جس قدر حقوق عائد ہوتے ہیں، ان سب کو ادا کرتے تھے۔ یعنی جب انہوں نے یہ اعلان کیا کہ میرا گھر (-) ہے تو پانچوں نمازوں کے لئے آپ کے گھر کے دروازے کھلے رہتے تھے۔ صبح کے وقت نمازی آتا تھا تو دروازے کھلے ہوتے تھے۔ رات کو عشاء کی نماز کے لئے آتا تھا تب بھی دروازے کھلے ہوتے تھے اور دوپہر کو بھی دروازے کھلے رہتے تھے۔ پھر نمازیوں کے لئے وضو کا انتظام تھا اور دیگر سہولتیں بھی مہیا تھیں۔ یہ سب کچھ آپ اس لئے کرتے تھے کہ آپ کو نماز باجماعت سے ایک عشق تھا اور یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ کسی حالت میں بھی آپ کی کوئی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے سے رہ جائے چنانچہ آپ کی اولاد میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز کی بڑی پابندی پائی جاتی ہے۔

یہ صرف ایک نمونہ ہے جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اسی قسم کے ہزارہا نمونے قادیان میں رہنے والوں کی یادوں میں بس رہے ہوں گے۔ نماز کا اتنا شوق پایا جاتا تھا اور اس کی اتنی تربیت تھی کہ قادیان کے پاگل بھی نمازی رہتے تھے ایسے پاگل جو دنیا کی ہر ہوش گنوا دیتے تھے۔ وہ نماز پڑھنے کے لئے اکیلے (-) میں پہنچ جایا کرتے تھے۔ نماز پڑھنے کی عادت ان کی زندگی میں ایسی رچ بس گئی تھی کہ وہ اس سے الگ ہو ہی نہیں سکتے تھے۔ ایسے ہی ایک راجہ اسلم صاحب ہوا کرتے تھے۔ جب پاگل پن کی انتہاء ہوگئی تو بیچارے گھر سے باہر چلے گئے۔ پاگل پن میں جو بھی اندرونہ ہو وہ باہر آجاتا ہے۔ چونکہ ان پر نیکی کا غلبہ تھا اس لئے (آخری اطلاع کے مطابق) (-) کے جنون سے غالباً روس کی طرف چلے گئے تھے۔ پھر انہیں دوبارہ کبھی نہیں دیکھا گیا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان پر کیا گزری۔ لیکن پاگل پن کے انتہا کے وقت بھی پانچوں نمازوں میں (-) میں آیا کرتے تھے۔

پس حضرت مسیح موعود اور آپ کے (-) کو خدا تعالیٰ نے عبادت کے قیام کی جو توفیق بخشی تھی وہ اگلی نسل یعنی تابعین تک بھی بڑی شدت کے ساتھ جاری رہی۔ (-) اگر ہم نے اس وقت بشدت اپنی نمازوں کی حفاظت نہ کی تو خطرہ ہے کہ آگے بے نمازی پیدا ہونے نہ شروع ہو جائیں۔ **اس لئے ہمیں غیر معمولی جہاد کی روح کے ساتھ نماز کے قیام کی کوشش کرنی چاہئے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ جہاد گھروں سے شروع ہوگا۔"**

(خطبات طاہر جلد اول ص 284 تا 287 ناشر طاہر فاؤنڈیشن، اشاعت ستمبر 2004ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تحریک جدید کے فرائض

سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

"(دعوت الی اللہ) اور تعلیم و تربیت دو نہایت ہی اہم کام ہیں اور انہی دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مدنظر رکھا گیا ہے۔ تعلیم و تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سادہ غذا، سادہ لباس، خود ہاتھ سے کام کرنا، سینما کا ترک، غریبوں کی امداد، بورڈنگ تحریک جدید اور ورثہ وغیرہ کام تجویز کئے گئے ہیں۔" (مطالبات ص 4)

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید)

طلبہ والدین/سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

انٹرمیڈیٹ اور بیچلرز کے بعد طلباء و طالبات مختلف پیشہ ورادارہ جات میں داخلہ کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی طالب علم کو اپنے مقصد میں کامیاب فرمائے (آمین) پروفیشنل اداروں میں داخلہ کیلئے مندرجہ ذیل کاغذات کی ضرورت پڑے گی جس کیلئے قبل از وقت تیاری مکمل کر لی جائے تو بہت بہتر ہوگا کم از کم ان کاغذات کی تیاری کر لی جائے جو اس وقت مکمل کئے جا سکتے ہیں اور کچھ کاغذات کی ضرورت انٹرمیڈیٹ اور بیچلرز کے رزلٹ کے بعد ہوگی۔

☆ میٹرک کے رزلٹ کارڈ/سند کی کم از کم 10 عدد فوٹو کاپی مع Attestation

☆ انٹرمیڈیٹ پارٹ I رزلٹ کارڈ کی کم از کم 10 عدد فوٹو کاپی مع Attestation

☆ پاسپورٹ سائز تصاویر 12 عدد (اس پر Attestation تصویر کی پشت پر کروائی جائے۔)

☆ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ ابھی سے بنوا لیا جائے کیونکہ اس کی ضرورت خاص طور پر حکومتی ادارہ جات میں پڑتی ہے اور کم از کم 10 عدد کاپیاں کروا کر Attestation کروالی جائے۔

☆ "ب" فارم کی بھی کاپیاں کروا کر Attestation کروالی جائے۔

تمام طلبہ/والدین/سیکرٹریان تعلیم سے درخواست ہے مندرجہ بالا امور کی تیاری ابھی سے کر لی جائے تاکہ بعد میں کوئی مشکل نہ ہو۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ ان طلبہ کے لئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے نیک مقاصد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ اور اپنے خاندانوں کے لئے نیک اور مفید وجود بنائے۔ آمین

(نظارت تعلیم)

خلافت جوبلی سووینیئر گھانا

محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلے میں مختلف پروگراموں کے ذریعے خدا تعالیٰ کی اس نعمت پر شکر اور حمد کے نغمات گا رہی ہے اس مسابقت بالخیرات میں جماعت احمدیہ گھانا بھی پیارے آقا کے ارشاد کے مطابق مختلف پروگرام منعقد کر رہی ہے انہیں بابرکت پروگراموں میں ایک خلافت جوبلی سووینیئر کی اشاعت کا کام بھی ہے۔ اس سووینیئر کی تیاری اور اشاعت کے سلسلے میں ان تمام احباب جماعت کی تصاویر مطلوب ہیں جنہیں گھانا میں مختلف خدمات سلسلہ بجالانے کی توفیق عطا ہوئی خواہ بطور مربی سلسلہ، ڈاکٹر، ٹیچر یا کسی بھی رنگ میں ہو۔ احباب کرام یہ تصاویر بوساطت وکالت تبشیر یا براہ راست مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھجوا سکتے ہیں۔ تصویر کا سائز 5x7 ہونا چاہئے اور یہ تصاویر ہمیں ماہ اگست کے آخر تک موصول ہو جانی چاہئیں۔

Ahmadiyya..... Missionary Training College, P.O.Box 230, Mankessim, C/R Ghana.

E-mail

:Hameedzafar@Yahoo.com

Tel:00233242612793/00233244141240

(حمید اللہ ظفر پرنسپل جامعہ احمدیہ غانا)

آپ اور آپ کے بچوں کی صحت کا راز پانی ابال کر استعمال کرنے میں ہے

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت-/4 روپے

خطبہ جمعہ

جب تم گھروں میں داخل ہوتو اپنے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بابرکت سلامتی کا تحفہ بھیجا کرو

جب انسان کسی کے لئے دعائیہ کلمات منہ سے نکالتا ہے تو اس کے دل میں دوسرے شخص کے لئے نرم جذبات پیدا ہو جاتے ہیں

جماعت احمدیہ کی تعلیم ہمیشہ یہ رہی ہے اور یہی رہے گی کہ پیار اور محبت کا پیغام تمام دنیا تک پہنچانا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25 مئی 2007ء (25 ہجرت 1386 ہجری شمسی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ المائدہ کی آیت 17 تلاوت کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ اعلان فرمایا کہ (-) یعنی یقیناً اب اللہ کے نزدیک دین صرف اور صرف دین ہی ہے اور یہی دین ہے جس پر عمل کرکے اب انسان اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکتا ہے۔ کیونکہ اب یہی دین ہے جو اپنے کامل ہونے کے لحاظ سے دنیا میں سلامتی پھیلانے والا ہے۔ پس اس دین کو چھوڑ کر کسی دوسرے دین میں کس طرح سلامتی اور سکون مل سکتا ہے۔ اگر دوسرے دینوں کو دیکھیں یا تو ہمیں وہاں افراط نظر آتا ہے یا تفریط نظر آتی ہے۔ (-) یہ وہ دین ہے جس میں تمام قسم کے احکام بیان کر دیئے گئے ہیں، تمام قسم کے علوم اس کامل شریعت میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ تمام قسم کی نعمتیں اور تمام علمی خزانے اس میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ روزمرہ کے معمولات سے لے کر بین الاقوامی تعلقات کے احکامات تک جن سے ایک گھرانے کی سلامتی اور امن سے لے کر پوری دنیا کی سلامتی اور امن تک بھی شامل ہیں، کی ضمانت دے دی گئی ہے اور اب یہی دین (-) ہے جسے خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے پسند کیا ہے۔ پس اگر اپنے گھروں میں بھی اور دنیا میں بھی سلامتی، پیار اور محبت کی خوشبو پھیلانا چاہتے ہو تو اِسے اختیار کرو۔

پس یہ خدا تعالیٰ کا اعلان ہے اور وعدہ ہے ہر اس انسان سے جو اللہ تعالیٰ کی اس تعلیم پر ایمان لائے گا اور عمل کرے گا جو اس نے قرآن کریم کی صورت میں اپنے پیارے نبی ﷺ پر اتاری ہے۔ اِس کامل اور مکمل تعلیم کی کچھ جھلکیاں سلامتی کے حوالے سے مَیں گزشتہ خطبات میں بیان کر چکا ہوں، کچھ آج بیان کروں گا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اس میں گھریلو معاملات پر بھی بحث کی گئی ہے، اس کی تعلیم دی گئی ہے۔ معاشرتی معاملات کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ بین الاقوامی تعلقات کو قائم کرنے کے لئے بھی قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ تو بہرحال یہ مختلف صورتیں ہیں۔ تمام تو آج بیان نہیں ہوسکتیں کچھ حد تک آج بیان کروں گا۔

یہ انسانی فطرت ہے کہ جب وہ کسی کے لئے دعائیہ کلمات منہ سے نکالتا ہے تو خود بخود اس کے دل میں دوسرے شخص کے لئے نرم جذبات پیدا ہو جاتے ہیں سوائے اس کے کہ بالکل ہی کوئی منافقانہ طبیعت کا شخص ہو جو منہ سے کچھ کہنے والا ہو اور بغل میں چھری لئے پھرتا ہو۔ لیکن ایک مومن جو اس یقین پر قائم ہے کہ مرنے کے بعد کی بھی ایک زندگی ہے اور مجھے کوشش کرنی چاہئے کہ مرنے کے بعد کی جس زندگی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے، جس دارالسلام کا مجھے راستہ دکھایا ہے، اس کے حصول کے لئے اپنا ظاہر و باطن ایک کروں اور جیسا کہ مجھے حکم ہے اپنے بھائی کو سلامتی کے جذبات پہنچاؤں۔ تو صرف ظاہری منہ کی بات نہ ہو بلکہ دل کی گہرائی سے یہ سلامتی کی دعا نکلے تا کہ اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی راہوں کی طرف ہدایت پانے والا بنوں اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے اندھیروں سے نور کی طرف آؤں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا مورد بنتے ہوئے صراط مستقیم پر چلنے والا بنوں۔ پس جب اس سوچ کے ساتھ ایک مومن کوشش کرتا ہے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ معاشرے میں کوئی اس سے نقصان اٹھانے والا ہو۔ بلکہ نقصان اٹھانا تو دور کی بات ہے، یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ ایسے شخص سے کوئی دوسرا بے فیض رہے۔

اب اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ہے جو اخلاق کے معیاروں کو اونچا کرنے کے لئے بھی ضروری ہے، فساد اور شکوک و شبہات کو ختم کرنے کے لئے بھی ضروری ہے اور ایک دعا بھی ہے جس سے ایک دوسرے کے لئے پیار و محبت کے جذبات ابھرتے ہیں اور یہ حکم اُس وقت سَلَام کہنے کا ہے جب تم کسی کے گھر جاؤ۔ بجائے اطلاع دینے کے دوسرے طریقے اپنانے کے، بہترین طریقہ کسی کے گھر پہنچ کر اطلاع دینے کا یہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ گھر والوں کو اونچی آواز میں سَلَام کیا جائے۔ بعض امیر لوگ جن کی بڑی بڑی کوٹھیاں ہیں یا ایسے بھی گھروں والے ہیں جن کے گھروں میں گھنٹی بجنے کی آواز نہیں پہنچ سکتی تو انہوں نے گیٹ پر فون لگائے ہوتے ہیں تا کہ اس کے ذریعہ سے پیغام پہنچایا جائے۔ اگر گھنٹی بجائی ہے تو جب بھی گھر والا پوچھے تو پہلے سَلَام کیا جائے پھر نام بتایا جائے۔ یہ ایک ایسا حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی ہدایت فرمائی ہے۔ فرماتا ہے کہ (-) (النور: 28) کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو، یہاں تک کہ تم اجازت لے لو اور ان کے رہنے والوں پر سلام بھیجو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو۔ اور یہ سلام بھیجنا بھی ایک دعا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جس کے بارے میں مَیں آگے بیان کروں گا۔ اب سلامتی پھیلانے کے لئے یہ بڑا پُر حکمت حکم ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن کریم کس طرح مومنین کی اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔

پہلی چیز تو یہ ہے کہ اونچی آواز میں سَلَام کرنے سے اجازت کا عندیہ لیا جائے گا۔ اگر اجازت مل جاتی ہے تو پھر ٹھیک ہے ورنہ اگر اہل خانہ اپنی مصروفیت یا کسی اور وجوہات کی بنا پر ملنا نہیں چاہتے تو دوسری جگہ حکم ہے کہ پھر بغیر بُرا منائے واپس آ جاؤ۔ ہمارے معاشرے میں بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ جواب نہ آئے تو مزید تجسّس کرتے ہیں، بعض دفعہ تاکا جھانکی تک کر لیتے

ہیں تو یہ بڑی بری عادت ہے۔ اس سے بعض دفعہ فساد پھیلتے ہیں۔

بعض بے تکلف دوست ہوتے ہیں تو بعض دفعہ بغیر آواز دیئے یا سلام کئے ایک شخص کسی دوسرے کے گھر میں بے تکلفی کی وجہ سے چلا جاتا ہے، گھر والے اُس وقت ایسی حالت میں ہوتے ہیں کہ پسند نہیں کرتے کہ کوئی داخل ہو۔ اس سے پھر رنجشیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ کوئی فرضی بات نہیں ہے۔ آج کل بھی ایسے معاملات سامنے آتے ہیں کہ ان بے تکلفیوں کی وجہ سے، ایک دوسرے کے گھر آنے جانے کی وجہ سے یہ بے تکلفیاں بغیر اطلاع کے آنے سے ناراضگیوں میں بدل جاتی ہیں۔ جب مرد کسی کے گھر جاتے ہیں اور جس مرد کو ملنے کے لئے گئے ہیں اگر وہ گھر پر نہیں ہے تو بہترین طریقہ یہ ہے کہ واپس آجائیں، اسی سے سلامتی پھیلتی ہے اور دو گھر بدظنیوں سے بچ جاتے ہیں۔ گھر کے دوسرے فرد یا افراد کو مجبور نہیں کرنا چاہئے کہ دروازہ کھولو، ہم نے ضرور اندر بیٹھنا ہے اور جب تک صاحب خانہ یا وہ مرد گھر نہیں آجاتا ہم اس کا انتظار کریں گے۔ سوائے اس کے کہ گھر کے کوئی قریبی محرم رشتہ دار ہوں، غیروں کا تو کوئی تعلق نہیں جتنی مرضی قریبی دوستیاں ہوں۔ اس سے بہت ساری تہمتوں سے انسان بچ جاتا ہے، بہت سارے شکوک سے انسان بچ جاتا ہے۔ اور دوسرے لوگوں کی باتوں سے اس گھر میں آنے والا بھی اور گھر والے بھی بچ جاتے ہیں، بہت سی بدظنیوں سے بچ جاتے ہیں۔ تو یہ سَلام پہنچانے کا طریق اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایک دوسرے کے لئے سلامتی طلب کی جائے اور سَلام کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ آفات سے بچنا۔ پس سلام کا یہ رواج دونوں کو، آنے والے کو بھی اور گھر والوں کو بھی بہت سی آفتوں اور مشکلوں سے بچا لیتا ہے۔

آنحضرت ﷺ سَلام کر کے اطلاع دینے پر اس قدر پابندی فرمایا کرتے تھے کہ اس کے بغیر جانا آپؐ نے سختی سے منع کیا ہوا تھا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص آپؐ کے پاس آیا اور اس نے دروازے سے باہر کھڑے ہو کر بغیر سلام کئے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے دوسرے صحابی جو قریب بیٹھے ہوئے تھے انہیں فرمایا کہ باہر جاؤ اور اِسے اجازت لینے کا طریقہ سکھاؤ اور سمجھاؤ کہ پہلے سَلام کرو اور پھر تعارف کرواؤ کر اور اجازت لے کر اگر اجازت مل جائے تو اندر آؤ۔ اس سے ایک تو دعائیہ کلمات سے لاشعوری طور پر دماغ پاک ہو کر انسان پاکیزگی اور بہتری کی بات ہی سوچتا ہے جس سے آپس کے نیک تعلقات بڑھتے ہیں۔

صحابہؓ اُس دعا کی گہرائی کو جانتے تھے اور پھر جو دعا آنحضرت ﷺ کے منہ سے نکلی اس کے تو صحابہ بھوکے ہوتے تھے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ کسی صحابی کی چھوٹی عمر کی لونڈی (لڑکی) تھی وہ بازار میں کھڑی رو رہی تھی تو آنحضرت ﷺ کا اس کے پاس سے گزر ہوا۔ آپؐ نے وجہ پوچھی کہ کیوں رو رہی ہو؟ اس نے بتایا کہ فلاں کام سے مجھے گھر والوں نے بھیجا تھا اور یہ نقصان ہوگیا ہے یا اس کا کوئی حرج ہوگیا ہے اور اب مَیں گھر والوں کی سختی کی وجہ سے ڈر رہی ہوں۔ آپ ﷺ اس کے ساتھ ہو گئے اور اس گھر میں پہنچے۔ سَلام کیا لیکن اندر سے جواب نہیں آیا۔ دوسری دفعہ سَلام کیا پھر جواب نہیں آیا۔ پھر تیسری دفعہ سَلام کیا تو گھر والے باہر نکلے اور سلام کا جواب دیا تو آپؐ نے پوچھا کہ پہلے کیوں جواب نہیں دیا تھا، کیا میرے پہلے اور دوسرے سَلام کی آواز تمہیں نہیں پہنچی تھی؟ انہوں نے عرض کی کہ ضرور پہنچی تھی۔ ان کا جواب کتنا پیارا تھا کہ آواز تو ہمیں پہنچ گئی تھی لیکن گھر والے کہتے ہیں کہ ہم تو اس موقع سے فائدہ اٹھا رہے تھے کہ آپ سے سلامتی کی دعائیں لیں۔ اس سے بڑھ کر ہمارے لئے اور کیا خوش قسمتی ہوسکتی ہے کہ اللہ کا رسولؐ ہم پر سلامتی کی دعا بھیج رہا ہے۔ جس گہرائی سے آنحضرت ﷺ سلامتی کی دعا دیتے ہوں گے اُس تک تو کوئی نہیں پہنچ سکتا اور جن کے حق میں دعا قبول ہوتی ہوگی ان کی تو دنیا و آخرت سنور جاتی ہوگی۔ گھر والے یہ بھی ادراک رکھتے ہوں گے کہ اگر تیسری دفعہ بھی جواب نہ دیا تو آنحضرت ﷺ واپس نہ چلے جائیں کیونکہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تین دفعہ سلام کرنے کے بعد بھی گھر والے جواب نہ دیں تو قرآنی حکم کے مطابق پھر واپس چلے جاؤ۔ بہرحال اس لونڈی کے ساتھ آکے آپ نے جہاں گھر والوں کو سلامتی کی دعاؤں سے بھر دیا وہاں اس لونڈی کو بھی آپ کی وجہ سے گھر والوں نے آزاد کر دیا اور وہ بھی اس سلامتی سے حصہ لیتے ہوئے غلامی کی قید سے آزاد ہوگئی۔

پھر صرف غیروں کے لئے ہی نہیں بلکہ یہ عمومی حکم بھی ہے کہ جب تم گھروں میں داخل ہو، چاہے اپنے گھروں میں داخل ہو تو سلامتی کا تحفہ بھیجو، کیونکہ اس سے گھروں میں برکتیں پھیلیں گی کیونکہ یہ سلامتی کا تحفہ اللہ کی طرف سے ہے۔ جس سے تمہیں یہ احساس رہے گا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے تحفے کے بعد میرا رویہ گھر والوں سے کیسا ہونا چاہئے۔

اللہ فرماتا ہے (۔) (النور:62) پس جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں پر اللہ کی طرف سے ایک بابرکت پاکیزہ سلامتی کا تحفہ بھیجا کرو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آیات کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم عقل کرو۔

ایسے گھروں میں رہنے والے جب ایک دوسرے پر سلامتی کا تحفہ بھیجتے ہیں تو یہ سوچ کر بھیج رہے ہوں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ ہے۔ تو آپس کی محبتوں میں اضافہ ہوگا اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہوگی۔ گھر کے مرد سے، اس کی سخت گیری سے، اگر وہ سخت طبیعت کا ہے تو اس سلامتی کے تحفے کی وجہ سے، اس کے بیوی اور بچے محفوظ رہیں گے۔ اس معاشرے میں خاص طور پر اور عموماً دنیا میں باپوں کی ناجائز سختی اور کھردری (سخت) طبیعت کی وجہ سے، بعض دفعہ بچے باغی ہو جاتے ہیں، بیویاں ڈری سہمی رہتی ہیں۔ اور پھر ایک وقت آتا ہے کہ باوجود سالوں ایک ساتھ رہنے کے میاں بیوی کی علیحدگیوں تک نوبت آجاتی ہے، علیحدگیاں ہو رہی ہوتی ہیں، بچے بڑے ہو جاتے ہیں۔ خاندانوں کو ان کی پریشانی علیحدہ ہو رہی ہوتی ہے۔ تو اس طرح اگر سلامتی کا تحفہ بھیجتے رہیں تو یہ چیزیں کم ہوں گی۔ اسی طرح جب عورتیں سلامتی کا پیغام لے کر گھروں میں داخل ہوں گی تو اپنے گھروں کی نگرانی صحیح طور پر کر رہی ہوں گی اور اپنے خاوندوں کی عزت کی حفاظت کرنے والی ہوں گی۔ جب بچوں کی اس نہج پر تربیت ہو رہی ہوگی تو جوانی کی عمر کو پہنچنے کے باوجود اپنے گھر، ماں، باپ اور معاشرے کے لئے بدی کا باعث بننے کی بجائے سلامتی کا باعث بن رہے ہوں گے۔

عام طور پر ٹین ایجرز (Teenagers) میں اس جوانی میں یہ بڑی بیماری ہوتی ہے، عام طور پر عادتیں کچھ بگڑ جاتی ہیں لیکن اگر شروع میں عادتیں اچھی ڈال دی جائیں تو یہ سلامتی کا پیغام بن کر گھروں میں جا رہے ہوں گے۔ پس یہ ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنے اندر اس سلامتی کے پیغام کو رائج کریں تاکہ ان کی اولادیں بھی نیکی اور تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے سلامتی کا پیغام پہنچانے والی ہوں۔ اور چھوٹی عمر میں یہ عادت ڈالنی چاہئے۔ دیکھا ہے کہ بعض دفعہ بچے سلام نہیں کر رہے ہوتے، ماں باپ کہہ دیتے ہیں کہ حیا کی وجہ سے، شرم کی وجہ سے یہ سلام نہیں کر رہا۔ اگر بچے کے ذہن میں چھوٹی عمر میں ڈالیں گے کہ سَلام میں حیا نہیں ہے بلکہ بری باتوں میں حیا ہے اور اس میں حیا کرنی چاہئے تو باتوں باتوں میں ہی پھر بچے کی تربیت بھی ہو جاتی ہے۔ بعض بچے آپس میں لڑائی جھگڑے کر رہے ہوتے ہیں، مَیں نے دیکھا ہے کہ (۔) فضل کے احاطہ میں بھی کھیل کھیل میں لڑائیاں ہو رہی ہوتی ہیں اور ظالمانہ طور پر ایک دوسرے کو مار بھی رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت کوئی حیا اور شرم نہیں ہوتی۔ حالانکہ وہ چیزیں ہیں جن میں حیا مانع ہونی چاہئے، جن میں شرم آنی چاہئے اور روک بنی چاہئے۔

پس اللہ کی سلامتی کا وارث بننے کے لئے بچوں میں بھی سلام کی عادت ڈالیں اور یہ عادت اسی صورت میں پڑے گی جب بڑے چھوٹوں کو سلام کرنے میں پہلے کریں گے۔

صحابہ کو اس بات کا ادراک ہونے کے بعد کہ سَلام کتنی اہم چیز ہے، اس کی اتنی عادت پڑ

گئی تھی کہ حدیث میں آتا ہے، حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ہوتے اور اگر رستے میں چلتے ہوئے کوئی درخت ہمیں الگ کر دیتا (یعنی ہم چلے جارہے ہیں اور بیچ میں کوئی درخت آ گیا) تو جب دوبارہ آپس میں ملتے تو پھر ایک دوسرے کو سَلام کہتے تھے۔

(الترغیب والترھیب جزء 3الترغیب فی افشاء السلام وماجاء فی فضلہ ......حدیث نمبر 3989صفحہ373)

تو یہ تھے صحابہ کے طریقے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ سمجھ گئے تھے کہ معاشرے میں امن اور محبت قائم کرنے کے لئے سَلام ضروری چیز ہے۔ یہ دعائیہ تحفہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، یہ ضروری چیز ہے۔ اور دوسرے اس بات کے بھی بھوکے تھے کہ کسی بھی طرح اللہ تعالیٰ کے سلامتی کے پیغام سے فیض پا سکیں اور اس طرح سے اپنی دنیا اور عاقبت سنوارنے والے بن جائیں۔

اس زمانے میں (۔) حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے کس طرح قرآنی تعلیمات کو اپنے (۔) میں رائج فرمایا جس سے یہ لوگ سلامتی کا پیغام پہنچانے اور سلامتی کا پیغام پھیلانے میں کس قدر کوشاں رہتے تھے۔ اس کی ایک دو مثالیں دیتا ہوں۔

شیخ محمد علی آف مسانیاں بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نماز فجر باجماعت ادا نہ کر سکا تو مَیں نے نماز گھر پر ہی ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد مَیں کسی کام سے بازار کی طرف آ رہا تھا کہ دارالانوار کے راستے پر حضرت مولوی شیر علی صاحب مجھے آتے دکھائی دیئے۔ مَیں نے اپنے دل میں فیصلہ کیا کہ آج تو مَیں ضرور حضرت مولوی صاحب سے سلام کرنے میں سبقت لے جاؤں گا کیونکہ مولوی صاحب چھوٹے بڑے ہر ایک کو پہلے سلام کر لیا کرتے تھے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ آج تو مَیں ضرور کروں گا، اس حد تک پہنچ جاؤں جہاں میری آواز پہنچ جائے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ مَیں ابھی اپنے اس ارادے کو عملی جامہ پہنانے کی فکر میں ہی تھا کہ حضرت مولوی صاحب نے حسب دستور کافی فاصلے سے بلند آواز سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا۔ مَیں نے آگے بڑھ کر مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ حضرت مولوی صاحب نے مصافحہ کرتے ہی فرمایا کہ شیخ صاحب اگر انسان نماز باجماعت ادا کرنے سے رہ جائے تو اُسے وہ نماز (۔) میں ہی ادا کرنی چاہئے تا کہ (۔) میں نماز پڑھنے کی عادت رہے۔ تو کہتے ہیں کہ مَیں حضرت مولوی صاحب کی اس فراست پر حیران رہ گیا کہ کس طرح انہوں نے میرے ذکر کئے بغیر میری اس غفلت کو بھانپ لیا۔

(نجم الہدیٰ سوانح حضرت مولوی شیر علی صاحب صفحہ 170 مطبوعہ رضا سنز پرنٹرز لاہور)

تو یہ تھا اُن لوگوں کا نورِ فراست کہ سلامتی کے پیغام کے ساتھ ساتھ نیکی کی طرف بھی انتہائی پیار سے، شرمندہ کئے بغیر توجہ دلا دیا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت مولوی شیر علی صاحب کے بارے میں دوسری روایت ہے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب عارف (۔) سلسلہ بیان کرتے ہیں کہ گھریلو زندگی آپ کے (یعنی حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ ناقل) کے وجود سے گویا جنت کا نمونہ تھی جب آپ گھر میں تشریف لاتے تو بلند آواز سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتے۔ اسی طرح قرآنی حکم کے مطابق کہ گھروں میں داخل ہو تو سلام کہو۔ پھر جوں جوں گھر کے ایک ایک فرد سے ملاقات ہوتی ان کو الگ الگ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتے۔ بچوں سے مصافحہ کرتے، چھوٹے بچوں کو پیار سے اٹھا لیتے اور کافی دیر تک محویت کے عالم میں خاموش صحن میں ٹہلتے رہتے اور لبوں پر دعائیں جاری ہوتیں۔

(سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب مرتبہ ملک نذیر احمد ریاض صفحہ 76)

تو یہ تھے وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی صحبت پائی اور پھر کس طرح سلامتیاں بکھیرنے والے اور محبتیں بکھیرنے والے تھے۔

آنحضرت ﷺ سَلام کو رواج دینے اور اس کی برکات کی طرف توجہ دلانے، سلامتی اور دعاؤں سے بھری ہوئی مجالس کے قیام کے لئے کس طرح توجہ دلایا کرتے تھے اس کا اندازہ اس حدیث سے ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک شخص آپؐ کے پاس سے گزرا اُس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اس پر آپؐ نے فرمایا دس نیکیاں۔ پھر ایک اور شخص گزرا جس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ اس پر آپؐ نے فرمایا 20 نیکیاں۔ پھر ایک اور شخص گزرا اور اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اس پر آپ نے فرمایا 30 نیکیاں۔ پھر ایک شخص مجلس سے اٹھا اور اس نے سَلام نہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لگتا ہے کہ تمہارا ساتھی بھول گیا ہے۔ جب تم میں سے کوئی بھی مجلس میں آئے تو اسے چاہئے کہ وہ سَلام کہے۔ اگر وہ بیٹھنے کے لئے جگہ پائے تو اسے چاہئے کہ وہ بیٹھ جائے اور جب کوئی کھڑا ہو تو وہ سَلام کہے۔ (الأدب المفرد لامام بخاریؒ باب نمبر 451فضل السلام حدیث نمبر 1015) ۔ آتے جاتے بھی سَلام کہنا چاہئے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سَلام کو پھیلاؤ۔ اس سے تم سلامتی میں آ جاؤ گے، تمہارے گھر بار اور معاشرہ سب سلامتی میں آ جائے گا۔

(الترغیب والترھیب جزء 3الترغیب فی افشاء السلام وماجاء فی فضلہ......حدیث نمبر 3979صفحہ372)

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سلام کو پھیلاؤ تا کہ تم غلبہ پا جاؤ۔

(الترغیب والترھیب جزء 3الترغیب فی افشاء السلام وماجاء فی فضلہ......حدیث نمبر 3984صفحہ373)

پس سلام کو پھیلانے سے آپس کے محبت کے تعلقات ہوں گے اور یہ محبت کے تعلقات ایک جماعتی قوت پیدا کریں گے اور یہ جماعتی قوت اور مضبوطی ہی ہے جس سے پھر غلبہ کے سامان پیدا ہوں گے۔ ورنہ اگر آپس کی پھوٹ رہی، سلامتی نہ رہی، اس کے پھیلانے کی کوشش نہ کی تو ایک طرف تو آپس کی، ایک جماعت کی طاقت جاتی رہے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (.) (الانفال: 47) یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہا کرو، آپس میں اختلاف نہ کیا کرو۔ ایسا کرو گے تو دل چھوڑ بیٹھو گے اور تمہاری طاقت جاتی رہے گی۔ اور صبر کرتے رہو، اللہ یقیناً صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔..........

ایک دعا کی طرف بھی اس وقت توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی تعلیم ہمیشہ یہ رہی ہے اور انشاء اللہ رہے گی کہ پیار اور محبت کا پیغام تمام دنیا تک پہنچانا ہے۔ اگر (۔) جماعت کے خلاف غلط پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے تو بغیر کسی گالی گلوچ کے ہم دلائل سے اس کا جواب دیتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ دیتے رہیں گے۔ یہ ہمارا فرض ہے اور (۔) کی سربلندی ہمارا اوڑھنا بچھونا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پیغام جس سے پیار، محبت اور سلامتی کے چشمے پھوٹتے ہیں دنیا میں پھیلانا ہمارا مقصد ہے (۔)

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ موقع فراہم کیا کہ ایم ٹی اے 3 کا چینل شروع کیا گیا جو عربی پروگراموں کا چینل ہے اور یہ 24 گھنٹے عربی میں پروگرام دے رہا ہے۔ (۔) پس ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے آستانے پر پہلے سے زیادہ جھکتے ہوئے ان کامیابیوں کو نزدیک تر لانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆..........☆..........☆..........☆..........☆..........☆

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

جمعہ کی فرضیت، اہمیت اور فوائد

ہفتہ بھر کے سات دنوں میں سے ایک دن کا نام جمعہ ہے۔ اس دن مومن نہا دھو کر، صاف ستھرے کپڑے پہن کر اور خوشبو لگا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ جمعہ کا یہ دن مومنوں کے لیے عید کا دن ہے۔ اجتماعی عبادت بھی اس دن ہوتی ہے۔ اور دوسرے دینی بھائیوں سے تعارف بڑھتا ہے اور مساوات کے مظاہرہ کا موقع بھی میسر آتا ہے۔ قومی اور اجتماعی ضروریات کا پتہ چلتا ہے۔ نیز وعظ و نصیحت اور خطبہ جمعہ سن کر انسان رضائے الٰہی کی راہوں پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔

جمعہ کی نماز سے قبل امام دو خطبے دیتا ہے۔ ایک تو قومی یا ملکی زبان میں اور دوسرا عربی زبان میں۔ جو کہ پچھلے چودہ سو سال سے مسلسل دیا جا رہا ہے۔ ہر دو خطبے اہم ہیں۔ اور ہر دو کو توجہ سے سننا چاہئے۔

جمعہ کی فرضیت اور اہمیت

جمعہ کے بارے میں قرآن مجید میں ایک سورۃ ہے جس کا نام بھی سورۃ الجمعہ ہے۔ اور اس میں یہ حکم ہے کہ جب جمعہ کے لئے نداء دی جائے تو تم دنیا کا ہر ایک کام چھوڑ کر۔ کاروبار بند کر کے بیوت میں جمع ہو جاؤ اور نماز جمعہ اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو۔

قرآن کریم میں یہ ارشاد ہے:

(ترجمہ) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، جب جمعہ کے دن کے (ایک حصہ میں) نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ (سورۃ الجمعہ:9)

جمعہ کی اہمیت و ثواب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، جس نے اچھی طرح وضو کیا۔ پھر جمعہ کے لئے آیا، خطبہ سنا اور خاموشی اختیار کی، اس کے ایک جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، اور جس نے کسی پتھر یا کنکر یا کسی اور چیز سے اپنے آپ کو مشغول رکھا (یعنی خطبہ وغیرہ کے دوران) تو اس نے لغو حرکت کی۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، پانچ نمازیں۔ ایک جمعہ سے اگلے جمعہ تک۔ ایک رمضان سے اگلے رمضان تک کے درمیان میں کی جانے والی غلطیوں اور کوتاہیوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ اگر انسان گناہ کبیرہ نہ کرے۔

حضرت اوس بن اویسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، دنوں میں سے بہتر دن جمعہ کا دن ہے۔ اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

مسلم کتاب الجمعہ میں ہی ایک اور حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جمعہ کا ذکر کیا اور فرمایا۔ اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جب مومن کو ایسی گھڑی ملے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے وہ قبول ہو جاتی ہے۔ آپؐ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا کہ یہ گھڑی بہت مختصر اور چھوٹی ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک جمعہ کے خطبہ میں ارشاد فرمایا:۔

اس دن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عید بنایا ہے۔ اس روز نہایا کرو اور مسواک ضرور کیا کرو۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ انحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے جمعہ پر حاضر ہونا چاہئے۔

جمعہ کی نماز ترک کرنے پر انذار

جہاں بہت سی احادیث میں جمعہ کی اہمیت، برکات و ثواب کا ذکر ہے، وہاں جمعہ چھوڑنے پر جمعہ کی نماز سے غفلت برتنے پر آنحضرت ﷺ کی طرف سے ناراضگی اور انذار کا بھی اظہار ہے۔ مسلم ہی کی ایک حدیث ہے جو کہ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ان دونوں نے آنحضرت ﷺ سے جمعہ کے بارے میں سنا، آپؐ نے فرمایا، لوگ جمعہ کی نماز کو ترک کرنے سے باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور ان کا شمار غافلوں میں ہوگا۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا، جو شخص ایک جمعہ کو چھوڑتا ہے اس کے دل کا ایک تہائی حصہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور جس نے دو جمعے مسلسل چھوڑے اس کا دو تہائی دل سیاہ اور تاریک ہو جاتا ہے اور جس نے تین جمعے مسلسل و متواتر چھوڑے۔ اس کا سارا دل تاریک اور سیاہ ہو جاتا ہے۔ سیاہ سے مراد کالا رنگ نہیں ہے، بلکہ یہ ہے کہ اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت نہیں۔ ظلمت نے جگہ لے لی ہے اور وہ غافلوں میں سے ہو گیا ہے۔

بلکہ مسند احمد میں ایک اور حدیث میں تو آنحضرت ﷺ کی طرف سے اور بھی زیادہ ایسے لوگوں پر اظہار ناراضگی ہے جو جمعہ کو اہمیت نہیں دیتے۔ اور جمعہ کی نماز سے کسی بھی عذر کی وجہ سے غفلت برتتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:۔ وہ لوگ جو جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں (یعنی جمعہ کی ادائیگی نہیں کرتے، جس میں خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ شامل ہے) ان کے لئے میں نے ارادہ کیا کہ میں کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر ان لوگوں کو جو جمعہ سے پیچھے رہ گئے ہیں، گھروں سمیت جلا دوں۔ اب آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر تو کوئی مہربان اور شفیق نہ تھا۔ آپ نے ایسا نہیں کیا۔ آپ کے دل میں جو قوم کے لئے درد تھا یہی تھا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کریں۔

حضرت ابن عباسؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا کہ جس کسی نے بغیر کسی جائز عذر کے جمعہ چھوڑا وہ اللہ تعالیٰ کے حضور منافق سمجھا جائے گا۔

ایک موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے اسی قسم کی ناراضگی کا اظہار ان لوگوں کے لئے بھی کیا جو نماز باجماعت، خصوصاً فجر اور عشاء کے لئے اللہ کے گھر میں نہیں آتے۔

کشف الغمہ میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے، کہ آنحضرت ﷺ کسی اور امر کی نسبت نماز جمعہ کی بار بار ترغیب دیا کرتے تھے۔

جمعۃ الاستقبال

میں نے جمعہ کی برکات کی صرف چند احادیث آپ کے سامنے رکھی ہیں، ورنہ اور بھی احادیث ہیں۔ ہر جمعہ کی ایک جیسی برکت ہے۔ رمضان المبارک کے سارے جمعوں کی وہی برکات ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

"لیکن (-) میں ایک غلط تصور پایا جاتا ہے کہ جب رمضان المبارک کا آخری جمعہ ہو، اس دن (-) نمازیوں کی کثرت سے چھلک جاتی ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ آج کا جمعہ ایسا ہے جس میں سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اگلے رمضان کے آخری جمعے تک اب چھٹی! یہ جمعہ کا تصور بالکل غلط ہے۔ کسی ایک حدیث میں بھی جمعۃ الوداع کے نہ الفاظ ہیں اور نہ یہ تصور ملتا ہے"۔

جب ہم وداع کے لفظ پر غور کرتے ہیں تو اس کی دو شکلیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ ایک تو اپنے محبوب اور پیاروں کو وداع کیا جاتا ہے جن سے مدتوں بعد ملاقات ہوئی ہو، ایسے موقعہ پر جدائی کا غم بھی ہوتا ہے اور محبت کے جذبات بھی چہرے پر نمایاں ہوتے ہیں اور دونوں طرف برابر احساس جدائی گھیر لیتا ہے۔

یہ وہ وداع ہے جو ایک محبوب کا وداع ہوتا ہے۔ اس وداع کا تعلق جمعۃ الوداع سے یوں بنتا ہے کہ کچھ لوگوں نے رمضان کا ایک لمبا انتظار کیا۔ اپنی کمزوریوں کی وجہ سے وہ غفلتوں میں ملوث ہو گئے اور رمضان کی راہ تکتے رہے کہ کب آئے تو ہم تمام برائیوں سے پاک صاف ہو کر از سر نو نئے سال کا آغاز کریں۔ ایسے لوگوں کے لیے یہ جمعہ ایک غیر معمولی حیثیت رکھتا ہے۔ یقیناً ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی پیار بھری نگاہیں پڑ رہی ہوں گی۔

مگر ایک اور بھی وداع ہوتا ہے، بعض دفعہ ایسے مہمان بھی گھر آ کر ٹھہر جاتے ہیں کہ جانے کا نام ہی نہیں لیتے اور نہ ہی ان کو نکالا جا سکتا ہے۔ ان کے لئے انتظار کیا جاتا ہے کہ کب وہ جائیں، کیونکہ سارا گھر بے چین ہوتا ہے۔ آخر ایک دن انہیں بھی الوداع کہا جاتا ہے اور جب وہ چلے جاتے ہیں تو چہرے پر ایسی بشاشت آتی ہے کہ الحمد للہ، شکر ہے وہ گئے۔ آؤ اب ہم اپنے گھر کی خوشیوں کی طرف دوبارہ لوٹیں۔ بڑی بھاری تعداد لوگوں کی ایسی ہے جو جمعۃ الوداع کو ان معنوں میں وداع کرتی ہے۔ رمضان ان پر بڑا بھاری گزرتا ہے۔ وہ خدا کی عبادت میں بڑی تنگی محسوس کرتے ہیں۔ وہ انتظار کرتے ہیں کہ کب رمضان جائے اور وہ اپنی پرانی بدیوں کی طرف لوٹیں اور ان آزادیوں کی طرف لوٹ آئیں جو خدا کی عائد کردہ پابندیوں کی وجہ سے وہ کچھ کر نہیں پا رہے تھے۔

پس کچھ لوگ جو نمازوں میں سست ہیں جمعہ بھی نہیں پڑھتے، وہ بھی اس دن جمعہ کو ان معنوں میں وداع کرنے آتے ہیں کہ اب سارا سال تیرا منہ نہ دیکھیں گے۔ چھٹی (-)۔ گویا ایک جمعہ پڑھ لیا اور اب کوئی اور نیکی کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ لوگ اپنے آپ کو سخت دھوکا دے رہے ہیں۔

پس یہ جمعہ، جسے لوگ جمعۃ الوداع سمجھ رہے ہیں۔ یہ اعلان کر رہا ہے کہ تم خدا کے گھروں کو آباد کرو اور پانچ وقت کی نمازوں پر دوام اختیار کرو اور آئندہ بھی جمعوں کا اہتمام کرو۔ پس یہ جمعہ تمام آنے والوں کو یہ پیغام دے رہا ہے کہ تمہیں پانچ وقت کی نمازوں کی طرف لوٹنا ہوگا اور پانچ وقت کی نمازیں ہر جمعہ کی طرف لوٹاتی ہیں۔ اس طرح جمعہ نمازوں کی حفاظت کرنے لگتا ہے اور نمازیں جمعوں کی حفاظت کرنے لگتی ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب یہ تحریک فرمایا کرتے تھے کہ ہر رمضان المبارک میں انسان کو کوئی ایک برائی بہرحال چھوڑنے کا عہد کرنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا:۔

اللہ سے ڈرو اور پانچ وقت کی نماز پڑھو اور ایک مہینے کے روزے رکھو اور اپنے اموال کی زکوٰۃ دو اور جب میں کوئی حکم دوں تو اس کی اطاعت کرو، اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی)

اس لحاظ سے اے میرے دوستو! اے میرے عزیز بھائیو! اے میرے پیارو۔ اس جمعہ کو جس کو آپ الوداع کرنے آئے ہو، جمعۃ الاستقبال بنا لیں اور استقبال کرتے ہوئے یہ عرض کریں۔ اے خدا ہم نے بہت غفلت سے کام لیا۔ ہم نے بہت کچھ کھو دیا۔ آج ہم تیرے حضور حاضر ہو گئے ہیں پس تو اس جمعے کی برکت ہمارے لئے دائمی بنا دے اور اسے ہمارے گھروں میں ٹھہرا دے اور اب ہم کبھی بھی جمعوں سے اور نمازوں سے جدا نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

غزل

درد پیہم کی اسیری سے نکلنا چاہے
زیست اب کوئے مسرت سے گزرنا چاہے

پھر سے سوچوں میں ہے رُومان کا پہلو غالب
پھر کوئی یاد مرا ذہن بدلنا چاہے

اس کے ہونے سے ہے گلشن میں وفا کا موسم
اس کی خوشبو ہے کہ ہر سمت بکھرنا چاہے

عشق وہ آگ کہ بھاگے ہے خرد بھی جس سے
ایک یہ دل ہے کہ اس آگ میں جلنا چاہے

رونق بزم محبت تھی یاں قائم تجھ سے
دشتِ تنہائی سے اب کون گزرنا چاہے

موسم گل ہے، گل اندام ہے گل بازی ہے
ایسے لمحوں کو بھلا کون بدلنا چاہے

اس کی باتوں سے محبت کی حلاوت ٹپکے
اس کا ہر لفظ میرے جی میں اترنا چاہے

طارق محمود سدھو

سرخی کے کشفی چھینٹوں کا نشان

10 جولائی 1885ء (بمطابق 27 رمضان 1302ھ) کا ذکر ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود طلوع آفتاب کے وقت حسب معمول بیت مبارک کے مشرقی جانب حجرہ میں جو غسل خانہ کے طور پر استعمال ہوتا تھا شرقاً غرباً بچھی ہوئی ایک چارپائی پر آرام فرما رہے تھے۔ تازہ پلستر کی وجہ سے حجرہ کی فضا میں خنکی سی تھی۔ چارپائی پر نہ کوئی بستر تھا نہ تکیہ اور حضرت اقدس بائیں کروٹ لیٹے بائیں کہنی سر کے نیچے رکھے اور چہرہ مبارک دائیں ہاتھ سے ڈھانپے ہوئے تھے اور حضور کے مخلص خادم منشی عبداللہ صاحب سنوری نیچے بیٹھے حضور کے پاؤں داب رہے تھے کہ حضرت اقدس نے کشفی عالم میں دیکھا کہ بعض احکام قضاء و قدر حضرت نے اپنے ہاتھ سے لکھے ہیں کہ آئندہ زمانہ میں ایسا ہوگا اور پھر اس کو دستخط کرانے کے لئے خداوند قادر مطلق جل شانہ کے سامنے پیش کیا ہے اور اس نے جو ایک حاکم کی شکل میں متمثل تھا اپنے قلم کو سرخی کی دوات میں ڈبو کر اول اس سرخی کو آپ کی طرف چھڑکا اور بقیہ سرخی کا قلم کے منہ میں رہ گیا اور اس سے قضاء و قدر کی کتاب پر دستخط کر دیئے خدا کی معجز نمائی کا نشان دیکھو ادھر عالم کشف میں قلم کی سرخی چھڑکی گئی اور ادھر یہ سرخی وجود خارجی میں منتقل ہوگئی۔ منشی صاحب نے سخت حیرت زدہ ہو کر بچشم خود دیکھا کہ حضور کے ٹخنے پر سرخی کا ایک قطرہ پڑا ہے۔ انہوں نے اپنی دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی اس قطرہ پر رکھی تو وہ قطرہ ٹخنے اور انگلی پر بھی پھیل گیا۔ انہوں نے سوچا کہ جب یہ اللہ کا رنگ ہے تو اس میں خوشبو بھی ہوگی مگر اس میں خوشبو نہیں تھی۔ ابھی وہ اسی حیرت و استعجاب میں تھے کہ انہیں حضور کے کرتے پر بھی سرخی کے چند تازہ چھینٹے دکھائی دیئے وہ مبہوت ہو کر آہستہ سے چارپائی سے اٹھے اور انہوں نے ان قطرات کا سراغ لگانے کے لئے چھت کا گوشہ گوشہ پوری باریک نظر سے دیکھ ڈالا انہیں اس وقت یہ بھی خیال ہوا کہ کہیں چھت پر کسی چھپکلی کی دم کٹنے سے خون نہ گرا ہو۔ مگر وہ تو دست قدرت کا کشفی معجزہ تھا خارج میں اس کا کھوج کیا ملتا ناچار وہ چارپائی پر بیٹھ گئے اور دوبارہ پاؤں دابنے کی خدمت میں مصروف ہوگئے۔ تھوڑی دیر بعد حضور عالم کشف سے بیدار ہو کر اٹھے اور بیت مبارک میں تشریف لے آئے۔ منشی صاحب پھر دابنے لگے اور اس دوران میں انہوں نے حضرت سے سوال بھی کر دیا کہ حضور آپ پر یہ سرخی کہاں سے گری ہے؟ حضور نے بے توجہی سے فرمایا کہ آموں کا رس ہوگا۔ دوبار عرض کیا گیا کہ حضور یہ آموں کا رس نہیں یہ تو سرخی ہے اس پر حضور نے سر مبارک کو تھوڑی سی حرکت دے کر فرمایا ''کتھے ہے'' یعنی کہاں ہے۔ منشی صاحب نے کرتے پر وہ نشان دکھا کر کہا کہ یہ ہے۔ اس پر حضور نے کرتہ سامنے کی طرف کھینچ کر اور اپنا سر ادھر پھیر کر قطرہ کو دیکھا اور پھر (منشی صاحب کے بیان کے مطابق) پہلے بزرگوں کے کچھ واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کی ہستی وراء الوراء ہے اس کو یہ آنکھیں دنیا میں نہیں دیکھ سکتیں البتہ اس کے بعض صفات جمالی یا جلالی متمثل ہو کر بزرگوں کو دکھائی دیئے جاتے ہیں۔

رویت باری تعالیٰ اور کشفی امور کے خارجی ظہور پر یوں واقعاتی روشنی ڈالنے کے بعد حضور نے انہیں کشف کی پوری تفصیل سنائی بلکہ اپنے دست مبارک سے کشف میں قلم کے جھاڑنے اور دستخط کرنے کا نقشہ بھی کھینچا اور اسی طرز پر جنبش دی اور ان سے پوچھا کہ اپنا کرتہ اور ٹوپی دیکھیں کہیں ان پر بھی سرخی کا قطرہ تو نہیں گرا۔ انہوں نے کرتہ دیکھا تو وہ بالکل صاف تھا مگر ململ کی سفید ٹوپی پر ایک قطرہ موجود تھا۔ منشی صاحب نے عاجزانہ درخواست کی کہ حضور اپنا یہ اعجاز نما کرتہ انہیں تبرکاً عنایت فرمائیں۔ حضرت اقدس کا سلوک اپنے خدام ہی سے نہیں دشمنوں سے بھی فیاضانہ تھا لیکن آپ نے منشی صاحب کی یہ درخواست ماننے سے انکار کر دیا اور فرمایا مجھے یہ اندیشہ ہے کہ ہمارے بعد اس سے شرک پھیلے گا اور لوگ اس کو زیارت گاہ بنا کر اس کی پوجا شروع کر دیں گے۔ انہوں نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کے تبرکات جن صحابہ کے پاس تھے وہ مرتے ہوئے وصیتیں کر گئے کہ ان تبرکات کو ہمارے کفن کے ساتھ دفن کر دینا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا جو تبرک جس صحابی کے پاس تھا وہ ان کے کفن کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور میں بھی مرتا ہوا وصیت کر جاؤں گا۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا ''ہاں اگر یہ عہد کرتے ہو تو لے لو''۔ چنانچہ حضرت نے جمعہ کے لئے کپڑے بدلے اور یہ کرتہ منشی صاحب کے سپرد کر دیا اس اعجازی کرتے کا کپڑا انینو کہلاتا ہے اور سرخی کا رنگ ہلکا اور گلابی مائل تھا جس میں تینتالیس برس کی طویل مدت گزرنے کے باوجود خفیف سا تغیر بھی نہیں ہوا اور ان کی وفات پر 1927ء میں یہ کپڑا ان کے ساتھ ہی دفن کر دیا گیا۔

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 267)

لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے با اعتماد ادارہ
فاروق اسٹیٹ
3۔ ای مین مارکیٹ گلبرگ ٹو۔ لاہور
UAN=111-30-31-32
طالب دعا: عمر فاروق ایم بی اے (یو ایس اے)

HAROON'S
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-5594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

جرمن، فرانس و پاکستانی سیل بند ہومیو پیتھک ادویات
اور اس سے متعلقہ سامان کی رعایتی قیمت پر
خریداری نیز تمام امراض کے مؤثر علاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
ربوہ پوسٹ کوڈ 35460 فیکس: 047-6212217
1 ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ربوہ
فون: 047-6211399,6005666
2 راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,6005622

ربوہ میں طلوع وغروب 10 جولائی

طلوع فجر	3:30
طلوع آفتاب	5:08
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	7:19

جلسہ سالانہ لندن 2007ء

جلسہ سالانہ لندن جولائی 2007ء جو احباب جماعت جلسہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں
ان کی سہولت کیلئے ویزہ فارم۔ کنفرم ٹکٹ حاصل کرنے کیلئے
کیلئے اور دیگر رہنمائی حاصل کرنے کیلئے سروسز کی طرف سے سہولت موجود ہے۔

سروسز

اپیل بذریعہ وکیل دائر کرنے کی سہولت موجود ہے۔

آفس نمبر 2nd,24 فلور آشیانہ سنٹر رحمان آباد چوک، مری روڈ، راولپنڈی

051-4853427, 051-4415900
0300-9141584, 0333-5494055, 0333-5494167

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
دلہن جیولرز
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

ہر قسم کے سر درد کیلئے ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک
حب جدوار
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 Fax:6213966

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

KOH-I-NOOR STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali

خوشخبری
عثمان الیکٹرونکس
سپلٹ اے سی کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
Dawlance, Haier, Sabro, LG Mitsubishi, Orient & Super Asia
اب مکمل ڈش Neoset ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ =/4500 میں لگوائیں
اس کے علاوہ: فریج فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، گیزر مائیکروویواوون اور دیگر الیکٹرونکس دستیاب ہیں۔
سونی ٹی وی پر اسپیشل ڈسکاؤنٹ محدود مدت کیلئے
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
1-لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

سپر دھماکہ آفر
اب صرف =/4200 روپے میں مکمل ڈش لگوائیں Neosat ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ
سپلٹ اے سی صرف =/13900-75 ٹن سپلٹ اے سی کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
اس کے علاوہ: فریج، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، روم کولر، گیزر، مائیکروویواوون اور دیگر الیکٹرونکس کی اشیاء بازار سے بارعایت حاصل کریں۔
نیز اپنے کوکنگ رینج، واشنگ مشین، اے سی اور مائیکروویواوون کی سروس اپنے گھر پر کروائیں
FAKHAR ELECTRONICS فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,9403614
1-لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

لاہور، کراچی، ڈیفنس لاہور اور گوادر میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
Real Estate Consultants
فون: 0425301549-50-042-8490083
042-5418406-7448406
موبائل: 0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
پروپرائیٹر: چوہدری اکبر علی

زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا، اصفہان، شجرکار، وچی ٹیبل ڈائز، گیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12-ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

The Vision of Tomorrow
nps
New Heaven Public School
Multan Tel 061-554399-779794

لذت جو آپ چاہتے ہیں! سلوی فوڈز پیش کرتے ہیں ملاوٹ سے پاک
سرخ مرچ پاؤڈر، بریانی مصالحہ، کڑاہی گوشت مصالحہ، چاٹ مصالحہ، اسپغول
مصالحہ جات امپورٹڈ خام مال سے تیار کئے جاتے ہیں
سلوی فوڈ انڈسٹری
فون: 042-5178774 موبائل: 0300-8805870
طالب دعا: چوہدری انور علی
جوہر ٹاؤن لاہور

البشیر ز- اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
047-6214510 شوروم چوکی فون 049-4423173 ربوہ

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86-علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیں
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Sarmad SJ Jewellers different like you...
Rizwan Aslan
0321-9463065
www.sarmadjewellers.com
Main Branch shop#4, Umer Market, Zaildar Road, Ichra, Lahore.
Ichra Branch Shop#231, Madina Bazar, Ichra Lahore
Tel:+92-42-7595943
Tel:+92-42-7523145
contact@sarmadjewellers.com Fax:+92-42-7567952

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: محمود احمد
موبائل: 0301-7963055
دفتر: 6215751 رہائش 047-6214228

CPL-29FD

سپیشل شادی پیکج صرف 42,000 میں حاصل کریں
پاکستان الیکٹرونکس
گرمی کا توڑ: سپلٹ اے سی، اب تمام کمپنیوں کے سپلٹ A/C کمپنی ریٹ پر حاصل کریں۔
علاوہ ازیں: فریج فریزر، واشنگ مشین، کلر T.V، پلازمہ T.V، LCd، مائیکروویواوون، گیزر، الیکٹرک واٹر کولر نہایت ہی کم قیمت پر حاصل کریں۔ A/C سروس کروائیں۔ صرف =/200 روپے میں اور بجلی کا بل بچائیں 20%
طالب دعا مقصود احمد ساجد (سابقہ جنرل سیلز منیجر PEL)
042-5124127, 042-5118557 Mob:0321-4550127
26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

صدیق اینڈ سنز
اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیٹر ہاؤز پائپ بنانے والے۔
علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔
اعتماد کا نام
سیفکی آٹو ربڑ پارٹس مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: نصیر الدین ہمایوں
0321-4454434
فون نمبرز: 042-7963207-7963531